© rasailojaraid.com

قانون توہین رسالت اور انسانی حقوق کی تنظیمیں!

عبداللطیف خالد چیمہ

پاکستان اسلام کے نفاذ کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اور دستورِ پاکستان میں اسلام کو بطور نظامِ حیات نافذ کرنے کی بابت تحریری ضمانت کے باوجود آج تک چند اسلامی دفعات ہی دستور کا حصہ بن سکی ہیں، عالم کفر، بین الاقوامی لابیاں، اِنسانی حقوق کے نام پر کام کرنے والی ملکی وغیر ملکی تنظیمیں اور این جی اوز کو چند اسلامی دفعات بھی ہضم نہیں ہو رہیں، آسیہ مسیح کیس کے بعد جو صورتحال پیدا ہوئی اس نے ساری دنیا کو متوجہ کیا، دینی حلقوں کی مہم نے تحریک تحفظ ناموس رسالت کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر کو یکجا کر دیا اور عوام سڑکوں پر نکل آئے نیشنل اسمبلی، وفاقی وزارتِ داخلہ، وفاقی وزارت خارجہ، وفاقی وزارت اقلیتی امور کے علاوہ دیگر ملکی وغیر ملکی اداروں، تنظیموں اور شخصیات نے وزیر اعظم پاکستان کو میمورنڈم بھجوائے جس پر وزیر اعظم نے قانون اور پالیمانی امور کے وفاقی وزراء کو وہ مواد بھجوایا اور رائے مانگی، وزارت قانون نے ایک مربوط سمری وزیر اعظم کو ارسال کی یہ سمری قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں ماہرین نے تیار کی اور وزیر اعظم نے حکومت کی طرف سے اس سمری پر دستخط کر کے اسے آئین اور قانون کی کتاب کا حصہ بنا دیا، ۸/فروری ۲۰۱۱ء کو وزیر اعظم کے پرسنل سیکرٹری خوشنود اختر لاشاری نے اس کو سرکاری طور پر جاری کیا جس کا ملک بھر میں پر جوش خیر مقدم کیا گیا (یہ سمری بذات خود ایک تاریخی دستاویز ہے اور دینی حلقوں کے لئے ضروری ہے کہ اس کا بغور مطالعہ بھی کریں) اس کے بعد اِس قانون کے خلاف اندرونِ ملک اور بیرون ملک منفی مہم عالمی ایجنڈے کی روشنی میں اُسی طرح جاری ہے۔ سرِ دست ہم دو اخباری تراشے شائع کر رہے ہیں تا کہ اِس محاذ پر کام کرنے والے ساتھیوں کو صورتحال سمجھنے میں آسانی ہو اور زیادہ خوش فہمی کی بجائے صحیح صورتحال پر نظر رکھنے اور صف بندی کا ذوق پیدا ہو، مذکورہ تحریک تحفظ ناموس رسالت کی کامیابی کے بعد مولانا زاہد الراشدی کا وہ فرمان مجھے بار بار یاد آ رہا ہے کہ ”ابھی صرف ایک وِکٹ گری ہے میچ جیتنا باقی ہے“

نوائے وقت (۵/جنوری ۲۰۱۲) ”ایمنسٹی انٹرنیشنل“ نے پاکستانی حکومت سے فوری طور پر توہینِ رسالت قوانین میں ترمیم کرنے کا مطالبہ کر دیا۔ سابق گورنر سلمان تاثیر کے قتل کی پہلی برسی کے موقع پر جاری کیے گئے بیان میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ایشیا اور بحر الکاہل کے ڈائریکٹر سام ضریف نے کہا کہ سلمان تاثیر کو ایک مظلوم خاتون کی حمایت کرنے کی پاداش میں قتل کر دیا گیا تھا۔ سام ضریف نے الزام عائد کیا کہ آسیہ بی بی کو موت کی سزا سنائے جانے اور سلمان تاثیر کے قتل کے مقدمے کا فیصلہ سنانے والے جج کے روپوش ہونے کے واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ پاکستان میں قانون کی بالادستی توہین رسالت کے قوانین کی وجہ سے مخدوش ہو گئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام آباد (احمد نورانی) امریکی تنظیم ہیومن رائٹس واچ آئین پاکستان کی اسلامی شقوں اور توہین رسالت ایکٹ کے خلاف ہے اور ان میں تبدیلی کے لیے کام کر رہی ہے اس تنظیم کے پاکستان چیپٹر کے ڈائریکٹر علی دایان حسن نے دی نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تنظیم آئین پاکستان کی بعض اسلامی دفعات اور بعض اسلامی قوانین کے خلاف ہے کیوں کہ یہ بنیادی انسانی حقوق کے خلاف ہیں اور انہیں جنرل ضیاء الحق کے دور میں آئین کا حصہ بنایا گیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ چیف جسٹس آف پاکستان نے قرار دیا تھا کہ سپریم کورٹ اسلام کے منافی کسی بھی قانون سازی کو منسوخ قرار دے سکتی ہے تو ان کی تنظیم نے سخت خدشات کا اظہار کیا تھا۔ ہیومن رائٹس واچ دنیا کی سب سے مؤثر انسانی حقوق کی تنظیم ہے اور جیسا کہ اس تنظیم کے پاکستان چیپٹر کے ڈائریکٹر نے بیان کیا اس سے لگتا ہے کہ اس کا ایجنڈا آئین پاکستان کے خلاف کام کرنا ہے۔ جب ان سے کہا گیا کہ ترقی یافتہ اور ایڈوانس سیاسی معاشروں میں بھی جوڈیشل ری ویو کا طریقہ کا موجود ہے اور ان کی اعلیٰ عدالتیں آئین کے بنیادی ڈھانچے کے خلاف بنائے گئے کسی بھی قانون کو منسوخ کرنے کا اختیار استعمال کرتی ہیں تو دایان نے جواب دیا کہ ایسا کوئی بھی اقدام جمہوری سیاسی طریقہ کار کے مطابق اٹھایا جاتا ہے ان کا کہنا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ملزمہ عائشہ بی بی (بقول ان کے) معصوم تھی، لیکن لاہور ہائی کورٹ نے حکم جاری کر دیا کہ صدر اسے معاف نہیں کر سکتے حالانکہ حقیقت میں آئین پاکستان صدر کو اختیار دیتا ہے کہ وہ کسی بھی سزا کو معاف کر سکتے ہیں۔ توہین رسالت کا قانون جس کے تحت اس خاتون کو سزا دی گئی میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ انھوں نے دعوی کیا کہ ان کی تنظیم نے توہین رسالت قانون کی جامع سٹڈی کروائی ہے اور اس میں تبدیلی لانے کے لیے نیا مسودہ تیار کیا ہے جب ان سے کہا گیا کہ ایک عدالت نے ایک مقدمے میں عائشہ بی بی کو سزا سنائی ہے اور جب تک عدالت اسے بے گناہ نہ کہہ دے آپ جیسا پڑھا لکھا اور انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والا شخص کس طرح اسے بے گناہ قرار دے سکتا ہے تو ان کا کہنا تھا کہ یہاں ہم دونوں میں اختلاف رائے ہے پھر ان سے کہا گیا کہ توہین رسالت قانون پاکستان میں اقلیتوں کا تحفظ کر رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ اس بات پر ہمارا اختلاف ہے۔ دایان نے اس سوال کا بھی کوئی جواب نہیں دیا کہ توہین رسالت کے بعض کیسوں میں جو لوگ مارے گئے ان کی وجہ توہین رسالت قانون نہیں بلکہ لوگوں کے جذبات تھے جو ایک علیحدہ معاملہ ہے اور اسے علیحدہ سے حل کرنے کی ضرورت ہے۔ صدر کے کسی بھی ملزم کو معافی دینے کا اختیار سے متعلق ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ جانتے ہیں کہ آئین کے متعلقہ آرٹیکل کے باوجود ایسا قانون اور ضوابط کار موجود ہیں جن کے تحت کسی عہدے کو حاصل اختیارات کو معطل کیا جا سکتا ہے تو انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا انہوں نے بار بار اصرار کیا کہ ان کی تنظیم کسی غیر آئینی اقدام کے بغیر ملک میں جمہوریت کی بقا اور قانون کی حکمرانی چاہتی ہے اور چاہتی ہے کہ عالمی طور پر تسلیم شدہ انسانی حقوق کا بول بالا رہے اور عدالتوں کو دیکھنا چاہیے کہ کوئی آئینی شق یا قانون بنیادی انسانی حقوق کے خلاف تو نہیں اور بین الاقوامی مسلمہ قوانین کے مطابق اپنے فیصلے کریں۔ انہوں نے دعوی کیا کہ ان کی تنظیم خود مختار اور پروفیشنل ہے اور کسی ملک یا شخص کے ایجنڈے پر کام نہیں کر رہی۔ **(روزنامہ جنگ ملتان، یکم جنوری، صفحہ ۳)**

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآنی نمائش کے نام پر قادیانی دھوکہ!

مرزا غلام احمد قادیانی اور دجل ایک ہی نام کے دو عنوان ہیں۔ اپنے کفر کو اسلام کا نام دے کر دنیا کو دھوکہ دینا اور سادہ لوح افراد کو پھنسانا اِن کی سرشت میں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس کام کو برصغیر میں اہلِ حق اور مجلس احرارِ اسلام نے شروع کیا تھا اُس کی بدولت جہاں بھی قادیانی فتنہ پہنچا وہاں اہلِ حق اور قافلۂ ختمِ نبوت بھی پہنچا اور کفر و اِرتداد کی حقیقت کو آشکار اکیا بیرونی ممالک سے آمدہ اطلاعات اور میڈیا رپورٹس کے مطابق گزشتہ چند ماہ میں قادیانیوں نے قرآن پاک کی نمائش کا حربہ استعمال کر کے اپنے آپ کو مسلمانوں کی صفوں میں شمار کرنے کا تأثر دینے کی موہوم متعدد کوششیں کیں۔ دارالعلوم دیوبند کے شُعبۂ تحفظِ ختمِ نبوت کے نگران مولانا شاہ عالم گورکھ پوری کی اطلاع کے مطابق اکتوبر ۲۰۱۱ء میں کانسٹی ٹیوشن کلب دہلی کے ایک اِنتہائی مہنگے ”اسپیکر ہال“ کو ایک سکھ ممبر اسمبلی کے ذریعے تین دن کے لیے قادیانیوں نے بک کرایا لیکن ان کا یہ کھیل کامیاب نہ ہوسکا کہ کل ہند مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی تحریک پر ہندوستان کے مسلمان اور دینی حلقے اِس سازش کے خلاف سراپاً احتجاج بن گئے بالآخر حکومت ہند کو ”stop“ کا بورڈ لگا کر ہال کو سیل کرنا پڑا، دہلی کی جامع مسجد کے امام جناب مولانا احمد بخاری، سابق اقلیتی کمیشن کے چیئرمین کمال احمد فاروقی اور دیگر حضرات گرفتار ہوئے اِسی طرح برطانیہ کے شہر ”ڈیوز بری“ (جو تبلیغی جماعت کا مرکز بھی ہے) میں ۳ر دسمبر ۲۰۱۱ء کو ”قرآن نمائش“ (Quran Exhibition) کا جیسے ہی اعلان سامنے آیا تو پورے برطانیہ کے علماء کرام، تحریک ختمِ نبوت کی جماعتیں، ادارے اور ممتاز شخصیات متحرک ہوگئیں اور ذلت و رسوائی قادیانیوں کا مقدر بنا، قرآن پاک کی نمائش کے نام پر قادیانی جو مذموم مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے اس میں وہ بُری طرح ناکام و نامراد ہوئے۔ ڈیوز بری میں بری طرح پٹ جانے کے بعد تھوڑے ہی فاصلے پر ہڈرز فیلڈ میں قادیانیوں نے ۲۱ر جنوری ۲۰۱۲ء کو ”قرآن نمائش“ کے نام پر ٹاؤن ہال میں اجتماع منعقد کرنے کا اعلان کر دیا، ہڈرز فیلڈ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مسجد بلال اور مدرسہ ختمِ نبوت کے خطیب و منتظم اور ہمارے مہربان دوست حضرت مولانا محمد اکرم (اِبن حضرت مولانا فضل احمد رحمتہ اللہ علیہ سابق محتسب و خازن جامعہ رشیدیہ ساہیوال) اور ان کے قابلِ قدر رفقاء کرام نے نہائت معقول و مؤثر انداز میں ایک مہم پیدا کی، ہڈرز فیلڈ کی مقامی سرکاری کونسل اور انتظامیہ کے ساتھ ٹیبل پر مذاکرات کیے، مسئلہ کی اہمیت و حقیقت، قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں اور اسلام کا ٹائٹل استعمال کر کے مسلمانوں کے بنیادی حقوق غصب کرنے کے اصولی و شرعی نقصانات سے کماحقہ آگاہ کیا اور آگاہ کرنے کا ماشاءاللہ حق ادا کر دیا، جس پر مولانا محمد اکرم اور ان کے ساتھی مبارک باد کے مستحق ہیں، مولانا محمد اکرم کے ایماء و دعوت پر ایک ختمِ نبوت ایکشن کمیٹی قائم کر دی گئی اور اس میں مختلف مکاتب فکر کی نمائندگی کو ممکن حد تک یقینی بنایا گیا۔ اس کمیٹی نے مقامی سرکاری حکام کو قانون اور ضابطے کی روشنی میں مسلم قادیانی بنیادی فرق اور قادیانی دھوکہ دہی اور فراڈ کے طریقوں سے آگاہ کیا اور حکام کو باور کرایا کہ قادیانیوں کی بے لگام مظلومیت صریحاً دھوکہ ہے اور ان کے جرائم میں سرفہرست یہ ہے کہ چھوٹی کمیونٹی قرآن کریم کا ٹائٹل استعمال کر کے بڑی کمیونٹی کو پریشان بھی کر رہی ہے اور مسائل کھڑے کیئے جا رہے ہیں الحمدللہ سرکاری حکام کی سمجھ میں بات آگئی جس پر انتظامیہ نے معذرت بھی کی اور علماء کرام اور مسلمانوں کی پُرامن جدوجہد اور حکمت عملی سے چلنے کے نتیجے میں ٹاؤن ہال میں منتظمین سمیت ۲۰ قادیانیوں کا اجتماع ناکام ہوا، مولانا محمد اکرم نے ہال کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرب وجوار میں سمجھ دار ساتھی کھڑے کر دیے جو آنے جانے والوں کو حقیقتِ حال بتاتے رہے، مولانا خود ہال کے اندر داخل ہوگئے اور مکالمہ ہوتا رہا، بغیر جھگڑے کے علماء کرام قادیانیت کے فریب کو ناکام بنانے میں کامیاب ہوئے اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی شان میں قادیانی گستاخیوں سے انگریزوں کو آگاہ کیا اب ختم نبوت ایکشن کمیٹی متحرک ہے۔ہم اِن کا میابیوں پر مولانا محمد اکرم، مولانا محمد امین، مفتی ساجا، حاجی محمد رفیق، شیخ عبدالواحد، مولانا امدادالحسن نعمانی، عرفان اشرف چیمہ کے علاوہ ختم نبوت اکیڈمی کے ڈائریکٹر جناب عبدالرحمٰن باوااوران کے قابل قدر فرزند سہیل باوا کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ یہ حضرات مل جل کر برطانیہ میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مؤثر کردار ادا کریں گے برطانیہ میں مقیم علماء کرام اور ہمارے ساتھیوں کی ذمہ داری اِس اِعتبار سے بھی بڑھ گئی ہے کہ قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر عملاً لندن میں ہے اور وہ لندن اور ربوہ سے پوری دنیا میں اپنی اِرتدادی سرگرمیوں کو کنٹرول کررہے ہیں، ہم اس حوالے سے علماء برطانیہ کے شکر گزار ہیں کہ برطانیہ کے قوانین کوملحوظ رکھ کر وہ تحفظ ختم نبوت کے مورچے پر ڈٹے ہوئے ہیں اور بیرون مما لک نسل نو کے ایمان و عقیدے کی حفاظت کے لئے سرگرمِ عمل ہیں، راقم آثم گزشتہ دوسال سے برطانیہ کا سفر نہیں کرسکا، امید ہے کہ ان شاءاللہ تعالیٰ امسال جانے کی کوئی صورت بن جائے گی اور ہم آنے والے دنوں میں علماء برطانیہ کی اس جدوجہد میں بنفس نفیس شامل ہوکر اُن کی ہمت بھی بندھائیں گےاور برطانیہ میں جاری سرگرمیوں میں ان کے معاون بھی بنیں گے!

توہین رسالت اور شرک پر امریکی نژاد پاکستانی محمد اسحٰق کو موت وقید کی سزا

رسول اور خدائی کا دعویٰ کرنے والا کسی رعایت کا مستحق نہیں، عدالت کا فیصلہ

راولپنڈی (نمائندہ جنگ) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جہلم چوہدری ممتاز حسین نے امریکی نژاد پاکستانی شہری کو توہین رسالت کا مرتکب پائے جانے پر سزائے موت اور لوگوں سے سجدے کروا کر شرک کا مرتکب پائے جانے پر دس سال قید سنادی، عدالت نے اڈیالہ جیل میں ۴۰ صفحات پر مشتمل اپنے فیصلے میں کہا کہ پہلے خود کو اللہ کا رسول اور بعد ازاں خدا بن کر لوگوں سے سجدے کروانے والا ملعون کسی رعایت کا مستحق نہیں ہوسکتا۔تفصیلات کے مطابق تلہ گنگ کا رہائشی محمد اسحٰق ۱۹۷۰ء میں فارن آف یوڈی سی تھا، وہاں سے پاکستان مشن کے ہمراہ امریکہ چلا گیا اور وہیں کا ہوکر رہا گیا اس دوران اس کے روابط اور تعلقات اسلام مخالف لابی کے ساتھ ہو گئے، ملزم کو بھاری رقم کے علاوہ امریکی شہریت بھی مل گئی وہیں شادی کر لی اور بچے بھی وہیں رہتے ہوئے وہ صوفی پیر محمد اسحٰق کے نام سے توہینِ رسالت کا اور شرک کا مرتکب ہوتا رہا، مرید اسے یارسول اللہ کہہ کر مخاطب کرتے تھے پھر آہستہ آہستہ اس نے اپنے مریدین سے سجدے کروانا شروع کریے اور یہ بھی کہنا شروع ہوگیا کہ میں ہی خدا ہوں۔ جب تک مجھے سجدہ نہیں کرو گے نہ تمہاری دعا قبول ہو گی نہ ہی کوئی منت مانی جائے گی۔تلہ گنگ میں جب لوگوں کو یہ بات معلوم ہوئی تو مختلف عقائد سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اس ملعون سے ملاقات کر کے سوال کیا کہ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ آپ توہینِ رسالت اور شرک کر رہے ہیں، مسلمانوں کے جذبات مجروح کررہے ہیں اس ساری گفتگو کی ویڈیو ریکارڈنگ ہورہی تھی جہاں اس کے مرید بھی موجود تھے۔مقامی علماء نے اس سے سوال کیا کہ آپ لوگوں سے سجدے کرواتے ہو جس پر اس نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو بھی تو سجدہ کیا گیا تھا لوگوں نے کہا وہ تو حضرت آدم علیہ السلام تھے جس پر ملزم نے کہا کہ میں آدم زاد تو ہوں۔ جب اسے کہا گیا کہ وہ تو اللہ کا حکم تھا تو ملزم نے کہا کہ کب اللہ نے حکم دیا

© rasailojaraid.com

ہے کہ آدم زاد کو سجدہ نہ کرو، پھر اس سے سوال ہوا کہ آپ کے مرید ہمارے سامنے آپ کو یا رسول اللہ کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں یہ تو توہینِ رسالت ہے تو اس پر ملزم نے کہا کہ یہ ان کا عقیدہ ہے جو لوگ مجھے سجدہ کرتے ہیں ان کو مجھ میں رب نظر آتا ہے۔ جب علماء نے ملزم سے سوال کیا کہ قادیانی کو آئین پاکستان میں کافر قرار دیا گیا تم بھی اسی ضمن میں آتے ہو اس پر صوفی اسحٰق نے جواب دیا کہ یہ آپ کا عقیدہ ہے میں تو قادیانیوں کو بھی کافر نہیں کہتا۔ حتیٰ کہ کافر کو بھی کافر نہیں کہتا سب انسان ہیں۔ جب ملعون سے یہ سوال کیا گیا کہ انسان کو سجدہ کرنا اور وہ بھی آپ کے گھر میں آ کر کیا یہ سب کچھ غلط نہیں تو ملزم نے کہا کہ میری نظر میں بالکل غلط نہیں، سجدہ تو ہر جگہ کیا جا سکتا ہے یہاں تک کہ بیت الخلاء میں بھی سجدہ کیا جا سکتا ہے۔ ویڈیو فلم کے مطابق علماء نے جب ملزم سے پوچھا کہ آپ امریکہ سے خدا کی دعویداری لے کر آتے ہیں یہ کسی خاص مشن کے تحت آپ کو بھیجا گیا ہے جس کے جواب میں اس نے کہا کہ قرآن میں واضح ہے کہ اللہ مشرق اور مغرب دونوں کا رب ہے میں کل مغرب میں تھا آج مشرق میں ہوں اس ساری صورت حال کی ویڈیو فلم بنائے جانے کے بعد مقامی لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی تو پولیس کے انتہائی سینئر افسران نے اس مقدمے کی تفتیش کی، ملزم پر لگائے جانے والے الزامات سچ ثابت ہونے پر دفعہ 295-A (یعنی شرک) کرنے اور 295-C یعنی توہینِ رسالت کے الزام میں ۸؍ جولائی ۲۰۰۹ء کو تھانہ تلہ گنگ سٹی میں مقدمہ درج ہوا اور ملزم گرفتار کر لیا گیا۔ مقدمے کا ٹرائیل پہلے چکوال میں شروع ہوا مگر حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے یہ مقدمہ عدالت عالیہ لاہور کو بھجوا دیا گیا، لاہور ہائی کورٹ نے یہ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جہلم چوہدری ممتاز حسین کو اس مقدمے کا ٹرائیل کرنے کا حکم دیا جنہوں نے اڈیالہ جیل میں سماعت کرتے ہوئے سوموار کے روز ملزم کو دفعہ 295-C سزائے موت اور دو لاکھ روپے جرمانہ جب کہ دفعہ 295-A میں شرک کرنے پر دس سال قید کی سزا سنا دی۔ مدعی کی طرف سے ملک محمد کبیر اڈیووکیٹ اور ملزم کی طرف سے چوہدری محمود اختر نے پیروی کی جو سابق پی سی او جج بھی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ملزم کی دو شادیاں ہیں ایک امریکہ دوسری پاکستان میں رہتی ہے، مقدمے کی سماعت کے موقع پر اڈیالہ جیل کے باہر لوگوں کی کافی تعداد بھی موجود تھی ان میں ملزم کے حمایتی بھی تھے۔ (روزنامہ جنگ راولپنڈی، ۳۱؍ جنوری ۲۰۱۲ء)